DAR-UL-IFTA
Sharia In Business, Alflah Town, Sadiqabad
Disst. Rahim yar Khan,Pakistan

دارالافتاء

استفتاء

حضرت مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(1)۔۔۔ایک موبائل فون سم کمپنی اپنے ان صارفین کو، جنہوں نے کچھ عرصہ سے اپنا موبائل کھاتہ (موبی کیش اکاؤنٹ، ایزی پیسہ اکاؤنٹ اور یو پیسہ وغیرہ) استعمال نہیں کیا اور ان کے موبائل کھاتہ میں کوئی رقم موجود نہیں ہے، اپنے کھاتے میں رقم جمع کرانے کی ترغیب دینے کے لیے یہ آفر دیتی ہے کہ اگر وہ اپنے اس کھاتہ میں رقم جمع کرائیں گے تو کمپنی انہیں کچھ مفت آن نیٹ منٹس انعام کی صورت میں دے گی۔ اس آفر میں یہ بات قابلِ غور ہے کہ گاہک صرف اپنے اکاؤنٹ میں رقم جمع کروانے سے مفت منٹس کا حقدار قرار پاتا ہے تو کیا یہ قرض پر نفع کی شکل اختیار کر کے سود کے مشابہ نہیں ہو جائے گا؟

(2)۔۔۔دوسری صورت یہ ہے کہ کمپنی اپنے صارفین کو یہ آفر کرتی ہے کہ اگر آپ فلاں تاریخ تک اپنے بیلنس اکاؤنٹ میں اتنے روپے کا ریچارج کرائیں گے تو آپ کو اتنے مفت منٹس، ایس ایم ایس اور انٹرنیٹ ایم بی ملیں گے۔ ریچارج کرنے پر ملنے والے ان فوائد کی شرعی حیثیت کیا ہے اور انہیں استعمال کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ کیا یہ قرض پر نفع نہیں؟

مستفتی: حافظ محمد عمیر شفیع (صادق آباد)

0334-7334629

90/9
١٤٤٠/١/١٧
27-09-2018

الجواب باسم ملهم الصواب

(1)۔۔۔ موبائل کھاتہ (موبی کیش اکاؤنٹ، ایزی پیسہ اکاؤنٹ اور یو پیسہ وغیرہ) میں جو رقم جمع کرائی جاتی ہے اس کی شرعی حیثیت قرض کی ہے، اس پر جو فری منٹس وغیرہ ملتے ہیں، وہ قرض پر مشروط نفع ہے، (یعنی اکاؤنٹ میں جمع کرائی گئی رقم محفوظ رہتی ہے اور شرط کی بنیاد پر یہ فری منٹس وغیرہ اضافی طور پر ملتے ہیں) اور حدیث شریف میں ہے کہ جو قرض نفع کھینچ لائے وہ (نفع) سود ہے، اس لیے مذکورہ بالا آفر کی بنیاد پر موبائل کھاتہ میں رقم جمع کرا کر ان فری منٹس سے فائدہ اٹھانا در اصل قرض پر سود لینا ہے، جو کہ حرام ہے، اس سے اجتناب لازم ہے۔

(2)۔۔۔ موبائل بیلنس اکاؤنٹ میں رقم جمع کروانے سے صارف کو کال کرنے، پیغام بھیجنے اور انٹرنیٹ استعمال کرنے وغیرہ کی سہولت ملتی ہے، اس معاملہ کی فقہی حیثیت بعض حضرات کے نزدیک اجارہ اور بعض حضرات کے نزدیک بیع الحقوق ہے۔ اس بناء پر موبائل بیلنس اکاؤنٹ میں صارف جو رقم (ایزی لوڈ یا موبائل کارڈ وغیرہ کے ذریعے) جمع کراتا ہے وہ صارف کی ملکیت سے نکل کر کمپنی کی ملکیت ہو جاتی ہے اور فقہی طور پر وہ اجرت معجلہ یا ثمن ہے، دونوں صورتوں میں اس کی حیثیت قرض کی نہیں ہے، لہٰذا موبائل بیلنس اکاؤنٹ میں رقم جمع کرانے سے ملنے والے مفت منٹس قرض پر نفع نہیں، بلکہ اجارہ یا بیع پر دیا جانے والا انعام ہے، جسے استعمال کرنا شرعاً جائز ہے۔

Scanned by CamScanner

اعلاء السنن، باب كل قرض جر منفعة فهو ربا (14 /512 إدارة القرآن)

4858 - عن علي امير المؤمنين مرفوعاً "كل قرض جر منفعة فهو ربا"

اخرجه ابن ابي اسامة في سنده قال الشيخ حديث حسن لغيره،........

معرفة السنن والآثار للبيهقي، كتاب البيوع، باب النهي عن بيع وسلف، وعن سلف جر منفعة (8 / 168 دار قتيبة دمشق)

وروينا عن فضالة بن عبيد أنه قال : "كل قرض جر منفعة فهو وجه من وجوه الربا" . وروينا في معناه عن عبد الله بن مسعود وأبي بن كعب وعبد الله بن سلام وابن عباس

سنن ابن ماجه (بتحقيق محمد فؤاد عبدالباقي)- كتاب الصدقات، باب القرض (2 / 813 دار إحياء الكتب العربية)

2432 - حدثنا هشام بن عمار ثنا إسماعيل بن عياش حدثني عتبة بن حميد الضبي عن يحيى بن أبي إسحاق الهنائي قال: سألت أنس بن مالك: الرجل منا يقرض أخاه المال فيهدي له ؟ قال: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم :(إذا أقرض أحدكم قرضا فأهدى له أو حمله على الدابة فلا يركبها ولا يقبله إلا أن يكون جرى بينه و بينه قبل ذلك)

التيسير بشرح الجامع الصغير للمناوى (تحت هذا الحديث)- (1 / 152)

(فلا يركبها) ولا يحمل عليها (إلا أن يكون جرى بينه وبينه قبل ذلك) فإنه يجوز الآن وهذا منزل على الورع أو على ما إذا شرط عليه ذلك.

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) - كتاب البيوع، فصل فى القرض (5 / 166)

[مطلب كل قرض جرّ نفعا حرام]

(قوله: كل قرض جر نفعا حرام) أي إذا كان مشروطا

بدائع الصنائع فى ترتيب الشرائع،كتاب القرض، فصل فى شرائط نفس القرض (7 / 395 دار الكتب العلمية)

(وأما) الذي يرجع إلى نفس القرض: فهو أن لا يكون فيه جر منفعة، فإن كان لم يجز، نحو ما إذا أقرضه دراهم غلة على أن يرد عليه صحاحا، أو أقرضه وشرط شرطا له فيه منفعة؛ لما روي عن رسول الله ﷺ أنه «نهى عن قرض جر نفعا».

البحر الرائق شرح كنز الدقائق، آخر باب المرابحة والتولية (تتمة) في مسائل القرض (6 / 133 دارالكتاب الاسلامي)

ولا يجوز قرض جرّنفعا بأن أقرضه دراهم مكسرة بشرط رد صحيحة أو أقرضه

Scanned by CamScanner

طعاما في مكان بشرط رده في مكان آخر فإن قضاه أجود بلا شرط جاز،

المحيط البرهاني للإمام برهان الدين ابن مازة ، كتاب البيع،الفصل الثالث والعشرون: في القروض (7 / 128 دار الكتب العلمية)

وإذا أقرضه بالكوفة بشرط أن يوفيه بالبصرة لا يجوز؛ لأنه قرض جر منفعة؛ لأن المستقرض يكفيه خطر الطريق ومؤنة الحمل

بحوث في قضايا فقهية معاصرة، أحكام الجوائز، الجوائز على الحسابات الجارية (2 / 162)

... الحسابات الجارية... كلها قروض من الناحية الفقهية؛ ..... فما يعطى على تلك الحسابات من الجوائز، إن كانت معلنة من قبل البنوك عند فتح الحسابات، فإنها زيادة مشروطة في القرض، فتحرم لكونها ربا

ردالمحتار ،كتاب الإجارة (ج 6 / ص 10)

(قوله بل بتعجيله) في العتابية: إذا عجل الأجرة لا يملك الاسترداد،

الفتاوى الهندية، كتاب الإجارة، الباب الثاني (ج 4 / ص 413)

ثم الأجرة تستحق بأحد معان ثلاثة: إما بشرط التعجيل أو بالتعجيل أو باستيفاء المعقود عليه فإذا وجد أحد هذه الأشياء الثلاثة فإنه يملكها، كذا في شرح الطحاوي ------------------ والله سبحانه أعلم وعلمه أتم وأحكم

علی رضا

دار الافتاء صادق آباد

15/ محرم الحرام 1440ھ

26/ ستمبر 2018ء

دار الافتاء — فتویٰ نمبر 9/95 — مؤرخہ 16/01/1440ھ — 27-09-2018ء

دستخط : مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح محمد ابراہیم 16/1/1440ھ

دستخط : مفتی طارق بشیر صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح طارق بشیر عفی عنہ 15/1/1440ھ

دستخط : مفتی احسن عزیز صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح عبدالکریم عفی عنہ 16/1/1440ھ

دستخط : مفتی حماد اللہ نور صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح ابوالحسن حماد اللہ 16/1/1440ھ

نوٹ: ۱۔ جواب سوال کے مطابق ہے صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی وغیر قانونی کاروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

■ Cell No: 0302-7002111
■ 0344-3387879
■ Whats App: 0302-7002111
■ E-mail: shariainbiz@gmail.com

■ مسالک ... فقہ ... سائل کا جواب نہیں دیا جاتا۔

■ خدمت بلا معاوضہ

Scanned by CamScanner